Front Page

حقیقتِ

وِلادَت المسیح

مُصنّف:............نوید ملکؔ

Inner Page

مُصنّف:............نوید ملکؔ

بار............سُوم

تعداد............دو ہزار

2010ء

وَیب سائٹ: www.newlifeinstitute.org

New Page

مضمون ھذا کا تعارف

25 دسمبر انسانی تاریخ میں ایک ایسا دِن ہے جسے عالمی طور پر ہر ملک اور ہر مذہب میں بڑے جوش و خروش اور عقیدت کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ اِس دِن کو عیدِ وِلادت المسیح کہا جاتا ہے۔ عالمی طور پر اِس دِن کو کرِسمس کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ کئی ممالک کے بڑے شہروں کو نومبر کا آغاز ہوتے ہی دُلہن کی طرح سجایا جانے لگتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ لوگ جن کا حضرتِ عیسیٰ المسیح پر ایمان نہیں وہ بھی اِس دِن کو بڑی عقیدت کیساتھ مناتے ہیں۔ مذاہبِ عالم میں منائے جانے والے تہواروں کی طرح مسیحی لوگ بھی عیدِ وِلادت المسیح کا تہوار بڑے جوش و جذبے سے مناتے ہیں اور حسبِ معمول گھروں کو سجاتے، تحائف کا آپس میں تبادلہ کرتے، عزیز و اقرباء کو کارڈز بھیجتے اور بچے و بڑے رنگا رنگ لباس پہنتے ہیں۔ کلیسیاء میں مختلف پروگرام مرتب کیے جاتے ہیں اور ربّ العالمین کی حضوری میں شکرگزاری کے طور پر حمد و ستائش کے نغمات کی صدا بلند ہوتی ہے۔

ہمارے پیارے وطن عزیز پاکستان میں مختلف ٹیلی ویژن اسٹیشن سے مسیحی عُلماء اِس دِن کی اہمیت اور اِس سے متعلقہ واقعات بیان کرتے ہیں۔ ہم حکومتِ وقت کے ممنون ہیں کہ اہلِ کلیسیاء کو اِس وطن میں آزادی حاصل ہے۔ کئی کلیسیائی پروگراموں میں وہ لوگ بھی شرکت کرتے ہیں جو مسیحی نہیں ہیں۔ ایسے لوگ ہمیشہ کشادہ ذہن اور باشعور ہوتے ہیں۔ یقیناً وہ داد کے مستحق ہیں۔

مجھے کئی ایسے صاحبان سے شرفِ ملاقات ہوا جن کو اِس دِن کی اہمیت سے متعلق کُچھ علم نہیں ہے۔ ایسے لوگ اِس دِن کو بطورِ عید تو منا لیتے ہیں لیکن اِس کے پیچھے کیا حقائق ہیں اور انتظامِ خداوندی برائے نوعِ انسان کیا ہے وہ نہیں سمجھتے۔ اِن لوگوں کیلئے یہ دِن رسمی سا ہے اور وہ روایات کے پیرو ہو کر اِس دِن کو مناتے ہیں۔

میرے کئی غیر مسیحی دوست جو پہلی بار مجھے مِلتے ہیں، پوچھتے ہیں کہ کیا اِس دِن شراب و شباب کا دور بھی چلتا ہے کہ نہیں؟ چونکہ اُنہیں حقائق سے واقفیت نہیں اس لئے وہ ایسی باتیں کرتے ہیں جن کا حقیقت سے دُور کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔

عرصہ دراز سے خانہ دِل میں یہ خیال موجزن ہوا کہ مضمون ہٰذا پر قلم اُٹھایا جائے اور اِس بات کو کھول کر بیان کیا جائے کہ سیّدنا حضور المسیح کے اِس دُنیا میں تشریف لانے کا مقصد کیا تھا۔ لہٰذا آج یہ شرف مِلا کہ کُچھ لکھ پاؤں تا کہ اِس مضمون کے پڑھنے سے بہت سے مسیحی اور غیر مسیحی خواتین و حضرات پر حقیقتِ وِلادت المسیح روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے۔ یوں ہم اِس یومِ وِلادت المسیح کو رسماً نہیں بلکہ صدقِ دِل سے

منائینگے اور پروردِگارِ عالم کے حضور وِلادتِ المسیح کیلئے شکرگزاری کے ترانے پیش کرینگے۔ میں نے کوشش کی کہ الفاظ کی اغلاط نہ ہونے پائیں اور ساتھ ہی ساتھ اعراب کا بھی کسی حد تک خیال رکھا گیا ہے۔

میری تصانیف کے کئی قارئین نے یہ بھی فرمایا کہ بہتر ہوگا کہ انگریزی زبان میں بھی یہ تصانیف ہوں۔ کُچھ عرصہ سے میں اپنی کتب کی نئی پرنٹنگ میں انگریزی ترجمہ بھی شامل کرتا ہوں تاکہ انگریزی بولنے والے خواتین وحضرات کی بھی مدد ہو سکے۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ یہ کُتب میری وَیب سائٹ پر بھی میسّر ہوں۔ آپ چاہیں تو یہ کتاب وہاں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ تاہم میری دُعا ہے کہ یہ کتاب بہتیروں کی زِندگی میں اِنقلاب لانے کا سبب بن جائے۔

حرفِ اِبتدا

خالقِ اَرض وسماء نے تخلیقِ کائنات میں سب سے آخر پر اِنسان کو بنایا جو اشرف المخلوقات ہے اور اُس نے خود ہی اُسکا نام بھی رکھا۔ اِس پہلے اِنسان کو ہم آدمؑ کے نام سے جانتے ہیں۔ پروردِگار نے جنّتِ اَرضی میں حضرتِ آدمؑ کو ماسوا ایک کے تمام درختوں کا پھل کھانے کیلئے اجازت دی۔ مگر ابلیسِ لعین کے بہکانے سے آپ نے خدا کی حکم عدولی کردی۔ اللہ کی حکم عدولی گناہ ہے اور ہم جانتے ہیں کہ خدا گناہ کو پسند نہیں کرتا۔ گناہ خالق اور مخلوق کے دَرمیان جُدائی پیدا کر دیتا ہے۔ یوں بوجہ نافرمانی اِنسان اُس مقامِ محمود سے گر گیا اور نسلِ اِنسانی میں گناہ نسل دَر نسل منتقل ہوتا چلا گیا۔ توریت شریف میں آیا ہے کہ خداوندِ قدوس نے حضرتِ آدمؑ وحوّاؑ کو جنّتِ اَرضی سے نِکال دیا۔

توریت شریف سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ نسلِ آدمؑ میں گناہ پھیلنے کی وَجہ سے حضرتِ قابیلؑ نے اَپنے سگے بھائی حضرتِ ہابیلؑ کو مار ڈالا۔ اِس قتل کے پیچھے حسد کا گناہ تھا جو فطرتی وموروثی طور پر اُن میں موجود تھا۔ اِس حسد کی وَجہ یہ تھی کہ حضرتِ ہابیلؑ کی نذر کی ہوئی قربانی خداوندِ قدوس کے ہاں مقبول ہوئی جبکہ حضرتِ قابیلؑ کی نہیں ہوئی۔ یوں گناہ پُشت دَر پُشت بڑھتا چلا گیا چنانچہ حضرتِ نوحؑ علیہ السلام کے زمانے میں اللہ تعالیٰ نے پانی کا طوفان بھیج کر نافرمان نسل کو مٹا ڈالا۔ محض حضرتِ نوحؑ کا خاندان زِندہ بچا۔ اِسی طرح حضرتِ لوطؑ کے زمانے کے لوگ اگر اَچھے ہوتے تو اللہ تعالیٰ آسمان سے گندھک اور آگ کی بارش برسا کر اُن کو ہلاک نہ کرتا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اَبھی تک اِنسان کے پاس ماسوا اُس کے اَپنے ضمیر کے کوئی ایسا پیمانہ نہ تھا جس سے پتہ چلتا کہ جائز وناجائز کیا ہے؟ حلال اور حرام کیا ہے؟ نیکی اور بدی کیا ہے اور پاک وناپاک کیا ہے؟ چنانچہ خداوندِ کریم نے حضرتِ موسیٰؑ کے ذرِیعے وہ پیمانہ یعنی شرِیعت بخشی جو آج بھی اور رہتی دُنیا تک مذاہبِ عالم میں رائج رہے گی۔ اِن ہی شرعی اَحکام کے موافق عالمی عدالتیں کام کرتی ہیں۔

شرِیعت نے ہمیں گناہ کی پہچان کروائی۔شریعت نے ہمیں فتویٰ دیا کہ گنہگار ہونے کے سبب سے تُم مجرم ہو۔شریعت نے ہمیں بری نہیں کیا۔شریعت مستقبل میں ہونے والے ایک اہم ترین واقعے کی عکاسی کر رہی تھی۔احکامِ شریعت اور شرعی رسومات کے تقاضوں کے مطابق مختلف قسم کے گناہوں اور طہارت کیلئے مختلف قربانیاں دی جاتی تھیں۔اہلِ یہود قبلہ اوّل میں یومِ کفارہ کو جانوروں کی قربانیوں کے لہو کے دریا بہایا کرتے تھے۔تو بھی یہ قربانیاں اِنسان کے خدا سے ٹوٹے ہوئے رِشتے کی بحالی کیلئے ناکافی تھیں۔اِن کا کوئی جوڑ ہی نہیں تھا۔اِسی لئے کلام اللہ میں آیا ہے کہ اگر وہ قربانیاں گنہگار اِنسان کو خدا سے مِلا سکتیں تو اُن کا سلسلہ جاری رہتا وہ موقوف نہ ہو جاتیں۔

شرِیعتِ موسوی ایک ایسا پیمانہ تھا جس کے ذریعے اِنسان کو ماپا اور تولا گیا مگر اللہ تعالیٰ کے مقرّر کردہ معیار پر کوئی پورا نہ اُتر سکا۔میں اِس کی مثال اکثر یوں دیتا ہوں کہ تھرمامیٹر یہ بتاتا ہے کہ تمہیں بخار کِتنا ہے۔تھرمامیٹر بخار کا عِلاج نہیں ہے۔اِسی طرح شرِیعت ہمیں گنہگار تو ٹھہراتی ہے مگر شرِیعت گناہ کا عِلاج نہیں اور نہ ہی شریعت اِنسان کو خُدا سے مِلا سکی۔

اہلِ یہود کی تارِیخ میں قربانیوں کا یہ سلسلہ جاری رہا۔اللہ تعالیٰ نے بھی بذاتِ خود حضرتِ آدمؑ و حواؑ کیلئے چمڑے کے کُرتے بنائے۔گُناہ کی مزدُوری موت ہے اور بغیر خون بہائے معافی نہیں۔لہٰذا ضرور ہے کہ کِسی جانور کی جان گئی ہو گی تب ہی چمڑے کے کُرتے بن پائے۔حضرتِ ہابیلؑ و قابیلؑ نے جو قربانیاں کیں وہ اُنہوں نے اپنے والدین کو کرتے ہوئے دیکھ کر کیں۔اگرچہ توریت شریف اِس سے متعلق خاموش ہے۔اِس کے بعد حضرتِ نوحؑ نے کشتی سے باہر آ کر قربانی کی۔اللہ تعالیٰ نے حضرتِ ابراہیمؑ سے اُن کے بیٹے کی قربانی کا تقاضا کیا۔یہودی تارِیخ قربانیوں کے لہو سے لکھی ہوئی ہے۔

انبیاءِ کرام کے تشریف لانے، شرِیعت کے دِیئے جانے اور شرِیعت کے مطابق قربانیاں کرنے کے باوجود اِنسان گناہوں کے بارِ گراں تلے دَبا ہی رہا اور آزاد نہ ہو پایا۔اللہ تعالیٰ جب شریعت اور اُس کے تقاضوں کے عین مطابق ساری دُنیا پر نگاہ کرتا ہے تو یہ کہہ اُٹھتا ہے کہ ''کوئی بھی راستباز نہیں ایک بھی نہیں اور سب نے گناہ کیا اور قُربتِ خداوندی سے محروم ہیں''۔یوں کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہم سب کے سب گنہگار ہیں اور ہم بذاتِ خود کُچھ ہی کیوں نہ کریں پھر بھی اُس معیارِ خداوندی تک پہنچنے سے عاجز ہیں جو خدا کو مطلوب ہے اور نہ ہی اُس مقام تک رسائی کر سکتے ہیں جس سے حضرتِ آدمؑ میں ہو کر ہم گر چکے ہیں۔

ہم نے نہ تو انبیاءِ کرام کی مانی اور نہ ہی قربانیوں کا یہ سلسلہ ہمیں ربّ العالمین سے مِلا پایا۔اِس کی وجہ یہ ہے کہ گنہگار اِنسان کیلئے کِسی ایسی قربانی کی ضرورت تھی جو اِنسان کے برابر کی ہوتی۔اِس سے مراد یہ کہ کوئی حیوان اِنسان کے برابر نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی ہو سکتا ہے تو اِنسان ہی اِنسان کے برابر ہو سکتا ہے۔حیوان اشرف المخلوق نہیں بلکہ اِنسان ہی ہے۔کِسی حیوان کے حق میں پروردِگار نے نہیں فرمایا کہ میں نے

اِسے اَپنی صورت و شبیہ پر پیدا کیا ہے۔ اِس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اِنسان کیلئے عِوضی کوئی اِنسان ہی ہو سکتا ہے جو گنہگار اِنسان کیلئے رضا کارانہ طور پر اَپنی جان دے۔ حیوان اِس لئے بھی اِنسان کے برابر نہیں ہو سکتا کیونکہ جن آزمائشوں سے ہم دوچار ہوتے ہیں یا جو گناہ ہم کرتے ہیں اُن سے کوئی حیوان دوچار نہیں ہوتا صرف اِنسان ہی ہو سکتا ہے۔ حیوان نہیں چاہتا کہ مجھے قُربان کیا جائے بلکہ ہم زبردستی کرتے ہیں۔ یہی سبب تھا کہ گنہگار اِنسان کیلئے کسی برابر کی قربانی کی ضرورت تھی۔

یہاں پر ایک حقیقت بیان کرتا چلوں کہ جس جانور کی قربانی کی جاتی تھی اُس کیلئے ایک شرط لازم تھی اور وہ یہ کہ بے عیب ہو۔ یعنی اِس جانور میں کسی بھی طرح کا عیب نہ پایا جائے۔ اِسی طرح اِنسان کیلئے اگر کسی دُوسرے اِنسان کی قربانی ہوتی تو قربان ہونے والے شخص کا بھی بے گناہ یا بے عیب ہونا ضروری تھا۔ اگر اِس طرح کا کوئی اِنسان ڈھونڈا جاتا تو کہاں سے ڈھونڈا جاتا۔ کیونکہ خدائے عادِل و مُنصف نے تو یہ پہلے ہی سے کہہ دیا کہ کوئی بھی راستباز نہیں ایک بھی نہیں؛ سب نے گناہ کیا اور اِسی حالت میں میری حضوری میں نہیں آسکتے۔ اَب بشر کے عِوضی ہونے کیلئے کسی بے عیب بشر کو کہاں سے لایا جاتا جو اِنسان بھی ہو اور پاک و بے عیب بھی ہو جس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو۔

رُوئے زمین پر ایسا کوئی شخص نہیں تھا جو مرد و زَن سے پیدا ہوا ہو اور اُس کی ذات میں کوئی گناہ نہ ہو۔ یہ بات میں اَپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ کلام اللہ کو بنیاد بناتے ہوئے بات کرتا ہوں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے بنی نوع اِنسان کے فدیہ کیلئے بذاتِ خود اِنتظام بھی کیا۔ یہ عِوضی کلمتہ اللہ ہونے کی حیثیت سے اَزل سے ہی اللہ تعالیٰ کیساتھ تھا۔ اِسی کلمے کے وسیلے سے یہ عالم بنے۔ دُنیا و مافیہا جو کُچھ بھی اِس دُنیا میں ہے وہ سب کُچھ اُسی کے وسیلے سے وجود میں آیا۔

اب وہ وقت آ گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اُس کلام کو جسم دے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرتِ جبرائیل علیہ السلام کے وسیلہ سے حضرتِ مریَمؑ تک پیغام بھیجا کہ آپ معجزانہ طور پر میری قدرت سے اُمید سے ہونگی اور آپ سے ایک بیٹا ہوگا اور اِس بیٹے کا نام بھی قبل از پیدائش اللہ تعالیٰ نے بذاتِ خود منتخب کیا۔ چنانچہ حضرتِ مریَمؑ نے اللہ تعالیٰ کی صدا پر لبیک کہا۔ وقتِ مقرّرہ پر آپ سے اُس فرزندِ موعود، کلمتہ اللہ، عیسیٰ المسیحؑ کی وِلادت باسعادت ہوئی۔

میں نے آپ کی خدمت میں ابھی تک جو کُچھ عرض کیا وہ اُس بڑی ضرورت کے پسِ منظر میں بیان کیا کہ آخر سیّدنا حضور المسیحؑ کے اِس دُنیا میں تشریف لانے کی ضرورت کیا تھی۔

اَب میں یہ عرض کرتا چلوں کہ المسیحؑ کی وِلادت تو ہوگئی اور اِس کے بعد آپ نے تقریباً تینتیس برس کی عُمرِ عزیز گزاری۔ یوں تو آپ بوقتِ

ولادت ہی سے کائنات کی توجہ کا مرکز بن گئے مگر میں صرف اس اَرضی عُمر کے آخری تین سالوں کی بات کرتا ہوں کہ ان سالوں میں بھی آپ نے لوگوں کی بھلائی کیلئے کام کیئے، اَخلاقیات پر دَرس دیئے اور اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان معجزات بھی کیئے۔ آپ نے لوگوں کی توجہ رسوم سے ہٹا کر زِندہ خدا کی طرف مبذول کرائی۔

دَرس وتدرِیس کے دوران آپ نے اَنبیاءِ کرام کی نبوّتوں کی تکمیل ہونے کا دعویٰ کیا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ فردوسِ برِیں میں جانے کیلئے اگر کوئی راستہ ہے تو وہ میں ہی ہوں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ کوئی ہے جو مجھ پر گناہ ثابت کرے؟۔ اَیسا کوئی بھی شخص نہ تھا جو یہ ثابت کرتا کہ آپ نے فلاں وقت یہ گناہ کیا۔ اس دُنیا میں اَپنی آمد کے مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ اَپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دُوں۔

جب حضرتِ یحییٰؑ (یوحنّا) نے حضور المسیح کو تشریف لاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا ''دیکھو خدا کا برّہ جو دُنیا کے گناہ اُٹھا لے جاتا ہے''۔ حضرتِ (یوحنّا) نے یہ بھی فرمایا کہ خدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اَپنے کلمے یعنی رُوحانی فرزند کو اس دُنیا میں بھیج دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے وُہ جہنّم کا سزاوار نہ ہو بلکہ قُربتِ خداوندی میں حیاتِ اَبدی حاصل کرے۔

قِصہ المختصر یہ کہ حضور المسیح کے اِس دُنیا میں تشریف لانے کا مقصد یہ تھا کہ وُہ بنی نوع اِنسان کیلئے اَپنی جان بطورِ فدیہ اور عوضی کے قربان کریں۔ کیونکہ گنہگار اِنسان کیلئے نارِ جہنّم منتظر تھی۔ مگر مسیحا مرضِ گناہ کی دَوا بن گئے تاکہ اُن کی موت کے وسیلے سے ہم خدائے بزرگ و برتر کی نزدیکی میں آجائیں۔ چنانچہ مسیحا آج سے دو ہزار سال پہلے گنہگار انسان کی خاطر یعنی میری اور آپ کی خاطر قربان ہو گئے۔ مسیحا اس لئے ہمارے گناہوں کیلئے قربان ہوئے تاکہ ہم خدا سے جدا نہ رہیں۔ وُہ اس لئے عرش سے فرش پر آ گئے کہ اُن پر ایمان لانے کے وسیلے سے ہم فرش والے عرش والے بن جائیں۔ وُہ اس لئے آسمان سے اِس زمین پر تشرِیف لائے کہ ہم زمین والے آسمان والے بن جائیں۔

اَے گنہگار انسان! تیری فلاح اور نجات اِس میں نہیں ہے کہ تُو نے کیا کیا یعنی کِتنے تیر مارے اور کِتنے اَعمالِ صالح کئے ہیں بلکہ اس میں ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے حضور المسیح کے وسیلہ سے تیری فلاح اور مخلصی کا اِنتظام کیا ہے۔ یہ اِنتظامِ اِلٰہی کے تحت قربانی ہے۔ جس کیلئے مجھے اور آپ کو کُچھ کرنا نہیں پڑتا۔ یہی اِنسان کے برابر کی قربانی ہے جو کُل جہان کے لوگوں کیلئے ہے۔

میرا آپ کو برادرانہ، دوستانہ اور مخلصانہ مشورہ ہے جسے آپ نہ تو حکم سمجھیں اور نہ ہی تبلیغ۔ اگر آپ چاہیں تو آپ آج اور اِسی وقت حضور المسیح پر ایمان لا کر اُنہیں اَپنے نجات دَہندہ مالک اور آقا کے طور پر قبول کریں۔ اَپنے گنہگار ہونے کا اِقرار کریں اور ماضی کے گناہوں سے توبہ

اَستغفار کریں۔ پھر اللہ تعالٰی کا شکر اَدا کریں جس نے آپ کے گناہوں کی خاطر کامل قربانی کا اِنتظام کیا کیونکہ ماضی میں کی جانے والی قربانیاں اِس حقیقی قربانی کا عکس تھیں۔ اِس قربانی نے شرِیعت کے تقاضے پورے کئے۔ اِس کے بعد حضور المسیح سے دَرخواست کریں کہ وہ رُوحانی طور پر آپ کے دِل میں آجائیں تا کہ آپ اَپنی بقیہ زِندگی کے اَیّام اُن کی فرمانبرداری میں گزاریں۔ یہ کسی مذہب کی یا عیسائیت کی تعلیم نہیں ہے بلکہ یہ پیغام تمام نسلِ انسانی کیلئے ہے۔

یاد رکھیں کہ حضور المسیح آپ کے گناہوں کیلئے مر گئے لیکن وہ مرے ہی نہیں رہے بلکہ وہ اَنبیاءِ کرام کی پیشینگوئیوں اور خود اَپنے وعدے کے مطابق مُردوں میں سے جی بھی اُٹھے ہیں۔ اِنسانی تارِیخ میں مر کر جی اُٹھنے والوں میں جو آج بھی زِندہ ہیں وہ صرف حضور المسیح ہیں جن کی قبر آج بھی خالی ہے اور وہ آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔

یومِ ولادت المسیح پر

دُنیا بھر کی اَہم رسُوم

و

غلط فہمیاں

شراب وکباب

اِس مضمون پر مفصّل طور پر جاننے کیلئے بہتر ہوگا کہ میری وَیب سائٹ پر جا کر مینیو میں سوالات و جوابات کو پڑھیں۔ یہاں میں زیادہ تفصیل نہیں بیان کر سکتا مگر مختصر نوٹ ضرور تحریر کروں گا۔ شراب وکباب میں صرف شراب ہی نہیں بلکہ کئی اور بھی گناہ پائے جاتے ہیں۔ غیر مسیحیوں کی طرف سے گویا یوں سمجھا جاتا ہے کہ شاید کوئی رَقص وغیرہ بھی ہوتا ہوگا اور وہاں شراب نوشی ہوتی ہوگی اور جو جی چاہے کر سکتے ہیں۔ اَستغفِرُ اَللّٰہ.

جناب! اہلِ کلیسیاء میں شراب ممنوع اور ناجائز ہے۔ اِس سے نہ تو ہمارا فائدہ ہے اور نہ ہی کسی دُوسرے کا فائدہ ہے اور اِس سے خُدا کا جلال ظاہر نہیں ہوتا۔ اِس سے بدی جنم لیتی ہے اور خُدا کے لوگوں کو شراب نوشی زیب نہیں دیتی۔ ہر معاشرے اور مذہب میں اِس سے ہمیشہ غلط کام ہی ہوئے ہیں۔ جیسا کہ باقی مذاہب میں سے بھی کُچھ میں شراب حرام ہے لیکن اُس مذہب کے ماننے والوں میں سے کُچھ پھر بھی پیتے ہیں اِسی طرح مسیحیت میں بھی کئی ایسے نافرمان ہیں جنہیں خُدا کی مرضی سے کوئی سروکار نہیں اور نہ ہی وہ اُس کے فرمانبردار ہیں۔ جو پہلے ہی سے نافرمان ہیں وہ اَپنے ذہن میں سب کُچھ جائز سمجھتے ہیں حالانکہ یہ ہوتا غلط ہے۔ لہٰذا اگر کوئی نہ صرف اِس دِن بلکہ باقی دِنوں میں بھی شراب نوشی کرتا ہے وہ خُدا کے لوگوں میں سے نہیں ہے۔ اِس غلط فہمی کو بھی دُور کرنا چاہتا ہوں کہ ہر سفید چمڑی والا مسیحی ہی نہیں ہوتا وہ مسلمان بھی ہو سکتا ہے اور ہیں بھی۔

ناچ رنگ وغیرہ بھی بالکل ممنوع ہیں اور یہ کتابِ مقدس یعنی انجیل شریف کے مطابق ناجائز ہیں۔ یاد رکھیں کہ ہر وہ کام جس سے خدا کے نام کو جلال نہیں ملتا وہ گناہ ہے۔ مہذب اور روحانی لوگ مذہبی تہوار خدا کے حضور شکر گزاری کے طور پر مناتے ہیں۔

کرسمس ٹری

اس رسم کی بنیاد کتابِ مقدس یعنی انجیل شریف نہیں ہے۔ یہ انسانوں کی بنائی ہوئی رسم ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کے پیچھے ایک عظیم سچائی ضرور نظر آتی ہے۔ کرسمس ٹری کوئی لازمی شرط نہیں ہے اور نہ ہی یہ ضرورت ہے۔ مجھے یوں کہنے دیجئے کہ یہ ایک ڈیکوریشن پیس ہے۔ اب ہر آدمی کی مرضی ہے کہ یہ ڈیکوریشن پیس گھر میں رکھے یا نہ رکھے۔ یاد رہے کہ ہم خدائے واحد کی عبادت کرتے ہیں اُس کی تخلیق کی یا درختوں کی عبادت نہیں کرتے۔

کہا جاتا ہے کہ کسی شخص نے اس ڈیکوریشن پیس کرسمس ٹری کا آغاز کئی صدیاں پہلے جرمنی سے کیا۔ اُس کے بعد یہ خوبصورت سجاوٹ پوری دُنیا میں پھیل گئی۔ کرسمس ٹری سبز ہوتا ہے اور ہرا رنگ زندگی کو پیش کرتا ہے۔ چونکہ یہ درخت بطورِ سجاوٹ یومِ ولادت المسیح کے ایام میں ہی استعمال ہوتا ہے جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ حضور المسیح زندگی دینے کیلئے اس دُنیا میں تشریف لائے۔

کرسمس ٹری کے ساتھ لٹکی ہوئی سجاوٹ کی دیگر اشیاء کا بھی خاص مطلب ہے مثلاً ستارے اُس ستارے کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو مجوسیوں نے مشرق میں دیکھا اور اُس کی رہنمائی میں وہ مسیحا کا دیدار حاصل کرنے کیلئے تشریف لائے تھے۔ مسیح یسوع نے فرمایا کہ میں دُنیا کا نُور ہوں اور ستارہ چونکہ چمکتا ہے اس لئے وہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اب نُور دُنیا میں آ گیا ہے۔

کرسمس ٹری کیساتھ لگے ہوئے گول گول گلوب دُنیا کے نقشہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ خدا نے دُنیا سے محبت کی ہے اور سب سے عظیم تحفہ حضور المسیح ساری دُنیا کیلئے بخش دیئے ہیں۔

کرسمس ٹری کیساتھ لگے ہوئے دیگر تحائف اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ خدا نے گنہگار انسان کو سب سے بڑا تحفہ دیا تا کہ گنہگار کی بگڑی بن جائے اور وہ تحفہ حضور المسیح ہیں۔

کرسمس بابا (سینتا کلائوس)

اِس کا بھی کلامِ مُقدس سے کوئی ثبوت نہیں ملتا بلکہ یہ بھی روایات میں سے ایک روایت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کئی سو سال پیشتر ایک مسیحی بزرگ ایسے غریب اور نادار بچوں کیلئے ولادت المسیح کے ایام میں تحائف لے کر نکلا کرتا تھا جن کے پاس ولادت المسیح کی خوشیاں منانے کیلئے کوئی وسائل نہ تھے۔ یہ بزرگ رات کے وقت جب بچے سو رہے ہوتے تو اُن کے تکئے کے نیچے یا سوکھنے کیلئے لٹکی ہوئی جرابوں میں یہ تحائف ڈال دیا کرتا تھا۔ جب بچے اُٹھتے تو وہ حیران رہ جاتے تھے کہ یہ کس نے کیا ہے۔

آج بھی کرسمس بابا کی کاپی ٹافیاں وغیرہ اور تحائف لے کر بچوں میں تقسیم کرتے ہیں اور بچے بڑے سب اس کو بہت پسند کرتے ہیں۔ مجھے اِس بات کا اقرار کرنا ہے کہ وہ رُوح جو اُس بزرگ کے پاس تھی یعنی جذبہ ایثار والی رُوح وہ آج نظر نہیں آتی۔

خصوصی عبادات

مُختلف مقامی کلیسیاؤں میں مُختلف اَوقات عِبادات ہوتے ہیں۔ زیادہ تر رات بارہ بجے عبادات ہوتی ہیں جو ایک یا دو گھنٹوں تک مشتمل ہوتی ہیں۔ ان عبادات میں ولادَت المسیح کے واقع کو ڈرامائی اَنداز میں بھی پیش کیا جاتا ہے یا کوئی مسیحی ایمان سے متعلق مذہبی فلم دِکھائی جاتی ہے۔ ساتھ ہی مسیحی مذہبی رَہنما ایمان اَفروز وعظ بھی کرتے ہیں۔ دُنیا بھر میں میں اَمن وسلامتی کی دُعائیں ہوتی ہیں۔ ان عبادات میں غیر مسیحی بھی شریک ہو سکتے ہیں لیکن مناسب ہو گا کہ سیکیورٹی کے اِنتظامات کو مدِنظر رکھتے ہوئے کسی مسیحی دوست کیساتھ تشریف لائیں۔ بڑے اور بچے سَب کے سب نئے نئے لباس پہنتے ہیں۔ بڑے بچوں کو تحائف پیش کرتے ہیں اور جان پہچان رَکھنے والے لوگ بھی ایک دُوسرے کو تحائف پیش کرتے ہیں۔ سب ہی اِنتہائی خوش ہوتے اور اس دِن کو بڑے جوش وخروش سے مناتے ہیں۔ بچوں کا دِن خاندان کیساتھ یا تفریح گاہوں یا کھیل کُود میں گُزر جاتا ہے۔

مُحترم رَہنماھان کلیسیا!

آپ اَپنی کلیسیاء میں جو کُچھ بھی کر رہے ہیں، میں اُس کی داد دیتا ہوں لیکن ساتھ ہی ساتھ کُچھ ایسی باتیں بھی ہیں جو میں آپ کو یاد دِلانا چاہتا ہوں جو عین مُمکن ہے کہ پہلے ہی سے آپ کے ذہن میں ہوں لیکن بعض اَوقات ہم کرسمس کے پروگراموں یعنی اِنتظامات، رسومات، روایات، سجاوٹ کرنے، ڈرامہ جات اور کھانوں وغیرہ میں اس قدر مصرُوف ہو جاتے ہیں کہ یا تو اَصل حقیقت کو بھول جاتے ہیں یا جانتے ہوئے اُس کی پرواہ نہیں کرتے۔

اِس حقیقت کو سمجھنے کیلئے میں آپ کو ایک کہانی سُناتا ہوں۔ ایک بچے کے سالگرہ تھی اور شہر بھر سے مہمان تشریف لائے تھے۔ یہ لوگ رُوحانی نہیں بلکہ جسمانی اور نفسانی اور دُنیاوی تھے۔ پروگرام کے اِختتام پر اُن میں سے بُہتیرے شراب اور نشے میں مدہوش ہو گئے۔ رات دو بجے

کے بعد دَروازے پر کسی نے دَستک دی۔ اِن میں سے ایک مدہوش آدمی گیٹ پر آیا۔ گیٹ پر موجود شخص نے پوچھا "آپ کے گھر کے سامنے سڑک پر ایک بچہ حادثے میں جان بحق ہوگیا ہے۔ میں آپ سے صرف یہ عرض کرنے آیا ہوں کہ دیکھیں کہ آپ اِس بچے کو جانتے ہیں کہ نہیں؟"۔ مدہوش شخص نے جواب میں کہا "نہیں! اِدھر سب کُچھ ٹھیک ہے"۔

اِس شخص نے گلی کے تقریباً ہر دَروازے پر دَستک دی لیکن کسی نے بھی قبول نہیں کیا کہ یہ ہمارا بچہ ہے۔ دو گھنٹوں کے بعد یہ آدمی دوبارہ اُسی گھر کے دروازے پر جا کر دَستک دیتا ہے جہاں گُزری رات سالگرہ تھی اور اَب کی بار ایک خاتون دروازے پر تشریف لائیں۔ یہ خاتون اِتنی دلیر تھیں کہ جائے حادثہ پر پہنچ گئیں اور کیا دیکھتی ہیں کہ جس بچے کی سالگرہ ہے وہی بچہ حادثے میں مرا پڑا ہے۔ اَب وہ رونا اور ماتم کرنا شروع کر دیتی ہیں۔

جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جس کی سالگرہ تھی وہ اُن جشن منانے والوں میں تھا ہی نہیں۔ اَب ہمارا کیا حال ہے؟ کیا آپ وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ جب آپ اَپنے لوگوں کو تیاریوں اور سجاوٹوں میں مصرُوف رکھتے ہیں تو کیا یسوع وہاں موجود ہوتا ہے؟ میں آپ سے اِلتماس کرتا ہوں کہ اِس بارے میں سنجیدگی سے سوچئے کیونکہ ہمارے اِس طرح کے اکثر جشنوں میں یسوع شاید ہی موجود ہوتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ لوگ آج بھی ہم سے پوچھتے ہیں کہ وہ بادشاہوں کا بادشاہ کہاں ہے؟۔

عزیزو! یومِ ولادت المسیح کی خوشیاں منانے کی رُوح یہ نہیں ہے کہ ڈِبّے سے بلکہ تُحفہ سے کھیلا جائے۔ جب خُدا عرش سے فرش پر نگاہ کرتا ہے تو اُسے کیا نظر آتا ہے؟ یوں لگتا ہے کہ وُہ یہ دیکھ رہا ہوتا ہے کہ ہم تُحفہ سے نہیں بلکہ ڈِبہ سے کھیل رہے ہوتے ہیں اور ساری دُنیا میں اِسی طرح ہی ہو رہا ہے کہ ہم محض ڈِبے سے ہی کھیلتے ہیں۔ روایات کے ایسے گڑھے سے جس کی کوئی تہہ نہیں باہر نکل آئیں اور کھوئے ہوئے لوگوں میں یہ خوشخبری سُنائیں کہ "یسوع کے اِس دُنیا میں تشریف لانے کا مقصد کیا تھا"۔ کیا آپ تین بادشاہوں اور چرواہوں کی اور مریمؔ اور یوسفؔ اور ہیرودیسؔ کی کہانیاں اِس سال بھی سُنانا چاہتے ہیں؟ جبکہ آپ کے سامعین میں سے ایسے لوگوں کی کثرت ہے جو بچپن سے ہی یہ کہانیاں سُنتے چلے آ رہے ہیں۔ خُدا کیلئے اَب کی بار اَپنا پیغام تبدیل کریں اور خُدا کے کلام کا خالص دُودھ لوگوں کو دیں۔

مجھے ایک اور سوال پوچھنے کی اِجازت دیں۔ کیا آپ کو وہ وقت یا گھڑی یاد ہے کہ جب آپ نے نئی پیدائش کا تجربہ حاصل کیا یا اَپنے آپ کو خُداوند کے سپرد کیا؟ اَپنی تبدیلی کے بعد نئی زِندگی کے اِس سفر میں یہ سال کہاں گُزارے ہیں؟ ذرا اِس حقیقت سے پردہ اُٹھانے دیجئے کہ یسوع کا دیدار حاصل کرنے کے بعد چرواہے مشنری بن گئے اور اُنہوں نے ہر جگہ اِس بات کو مشہور کیا۔ یسوع کا دیدار حاصل کرنے کے بعد یہ تین بادشاہ اَپنے مُلک میں جا کر مشنری بن گئے اور ہر شخص سے یسوع مسیح کا ذِکر کیا۔ یسوع کا دیدار حاصل کرنے کے بعد سامری

عورت مشنری بن گئی اور اُس نے یسوع مسیح کے بارے میں سارے گاؤں کو بتایا۔یسوع کا دیدار حاصل کرنے کے بعد ساؤل ٹرسی یہودیوں اور غیر یہودیوں کیلئے مشنری بن گیا۔میرے عزیز! آپ کا کیا حال ہے؟ کیا کھوئی ہوئی رُوحوں کیلئے آپ کا کوئی مشن ہے کہ نہیں؟

آئیں ہم اَپنے پیٹ کے بجائے خُداوند کی خِدمت کریں۔شاید یہ باتیں قبول کرنے کیلئے آپ کو مُشکل اور کڑوی لگ رہی ہوں لیکن میرے عزیز! اِن گولیوں کو کھالے کیونکہ آپ کی رُوحانی صحت کیلئے یہ رُوحانی Antibiotics ہیں۔

خُدا کیلئے! یومِ ولادت المسیح کو اَپنے نوجوانوں کی نیم شب کے بعد پارٹیاں نہ نِکالیں جبکہ اِن نوجوانوں میں سے بھی کئی محض شُغل سمجھ کر جاتے ہیں اور کئی نجات یافتہ بھی نہیں ہوتے۔نیم شب بے چارے مزدور پیشہ لوگوں کیلئے آرام کا وقت ہوتا ہے۔مسیحیوں کو جا کر خوشخبری نہ سُنائیں کیونکہ وہ تو سال بہ سال سُنتے ہی ہیں۔ بلکہ اُن کے پاس جائیں جو آپ کے مُلک میں غیر نجات یافتہ ہیں اور جن کو اہلِ نینوہ کی طرح اَپنے دائیں اور بائیں میں بھی تمیز نہیں۔ایسے لوگوں کے گھر کیک نہ بھیجیں جن سے کیک کے آنے کی آپ بھی توقع رکھتے ہیں۔ایسے لوگوں کے پاس جائیں جو غریب اور بے گھر ہیں اور گوڑا اُٹھانے والے ہیں کیونکہ نجات دہندہ کی وِلادت اُن کیلئے بھی ہوئی ہے۔ریا کار نہ بنیں کیونکہ یسوع نے ریا کاری سے منع فرمایا ہے۔جو کُچھ ماضی میں ہم کرتے رہے ہیں اُس کی بُنیاد پھر سے نہ ڈالیں بلکہ اَپنی سوچ اَب بدلیں اور ایسے لوگوں کے پاس جائیں جنہوں نے ابھی تک اِس خوشخبری کو نہیں سُنا۔

میرے خیال میں یومِ ولادت المسیح سے متعلق جتنا کُچھ بیان کیا ہے وہ فی الوقت کافی ہوگا۔اِن چند اَوراق میں محبتِ خداوندی کی عکاسی کرنا اور لفظوں سے کھیلنا گویا سورج کو چراغ دِکھانا ہوگا۔لہٰذا اگر آپ اِس موضوع سے متعلق مزید جاننا چاہیں تو ذیل میں پیشِ خدمت پتہ پر رابطہ کریں۔آپ کی صلاحکاری کرنا خاکسار کیلئے صد ہا افتخار، شرف اور اعزاز کا باعث ہوگا۔میں بذریعہ خط و کتابت فی سبیل اللہ اَسباق بھیج کر آپ کی مدد کر کے خوشی محسوس کرونگا۔میری دِلی دُعا ہے کہ حق تعالٰی ہمارے نیک مقاصد میں ہمیں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔آمین۔

دُعا گو

نوید ملک

پوسٹ بکس نمبر 17686 کراچی 75300